~~....~~ ١٧ ٤٤٠

Group 'C'

ظہیر احسن شوق نیموی (1278-1322ھ)

شوق نیموی کا نام محمد ظہیر احسن اور کنیت ابوالخیر اور تخلص شوق تھا۔ والد کا نام شیخ سبحان علی تھا۔ انکا حضرت ابوبکر صدیقؓ تک جاملتا ہے۔

ظہیر احسن کی ولادت جمادی الاول ۱۲۷۸ھ میں پٹنہ ضلع کے ایک گاؤں ~~نیموی~~ نیمی میں ہوئی یہ گاؤں اپنے دور میں علم و فن، دینداری، تہذیب اور ثقافت میں بہت ممتاز اور مشہور تھا۔ اسی وجہ سے شوق نیموی اپنی قریہ کو جنت نشان کہتے تھے۔ اور اپنے اشعار میں اسکی توصیف کرتے تھے۔

شوق نیموی کا پورا گھرانہ علم و فضل دینداری شجاعت میں ممتاز و معروف تھا۔ ان کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں ہوئی پھر وہ عظیم آباد آئے جہاں کچھ عربی کی کتابیں محدث شیخ محمد سعید حضرت عظیم آبادی وغیرہ سے پڑھیں۔ پھر غازی پور کا سفر کیا۔ جہاں شیخ مفتی محمد فرنگی سے استفادہ

کرتے رہے۔ غازی پور سے علمی فائدہ حاصل کرنے کے بعد حصول علم کے لئے لکھنؤ گئے اور وہاں سے رام پور چلے آئے۔ یہاں اپنے اشعار کی اصلاح شیخ امیر اللہ تسلیم لکھنوی سے لیتے رہے۔ انکے بعد مراد آباد گئے۔ اور وہاں جلیل القدر عالم شیخ فضل رحمن گنج مراد آبادی سے مرید ہوئے پھر لکھنؤ واپس آگئے۔ اور شیخ عبدالحی فرنگی محلی سے تفسیر حدیث، فقہ کی تعلیم حاصل کی اور لکھنؤ ہی میں رہتے ہوئے علم طب بھی حاصل کیا لکھنؤ میں پانچ سال رہ کر آخر علوم میں فراغت حاصل کیا اور ۱۳۰۵ھ میں اپنے وطن واپس ہوگئے۔

شوق نیموی کو علم حدیث سے بڑا فطری لگاؤ تھا۔ انہوں نے حدیث کو اپنے وقت کے مشہور زمانہ استاذ جیسے عبدالعزیز، شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ سے سماعت کیا اور حدیث میں ایک کتاب تالیف کی۔ جس کا نام آثار السنن ہے۔

شوق نیموی کی وفات رمضان کے مہینہ میں ۱۳۲۲ھ میں جمعہ کے دن عظیم آباد میں ہوئی اور انکی نعش اپنی جائے پیدائش نیمی میں لے جائی گئی جہاں وہ مدفون ہوئے۔